

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



تربیت

کی ضرورت و اہمیت

اور

اولاد کی تربیت کرنے کا طریقہ





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

خلاصہ

- * تربیت کا مقصد۔
- * تربیت کی ضرورت و اہمیت۔
- * تربیت نہ ہونے کے نقصانات۔
- * تربیت والدین کی ذمے داری ہے۔

عربی کا مقولہ ہے:

”خَيْرُ الْأَشْغَالِ تَهْذِيبُ الْأَطْفَالِ”

”بہترین مشغله بچوں کی تربیت کرنا ہے۔“



اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

اولاد اللہ تعالیٰ کا سب سے
خوب صورت تحفہ ہے۔
اولاد کی تربیت والدین کی
بنیادی ذمے داری ہے۔
بچپن میں کی جانے والی
تربیت کا کوئی بدل نہیں۔



اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيْتِنَا أُمَّةً

مُسْلِمَةً لَكَ (البقرہ: 128)

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مکمل فرماں بردار بنالے اور ہماری نسل سے بھی ایسی امت پیدا فرمajo آپ کی پوری تابع دار ہو۔"



اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

اولاد کی تربیت والدین کے لیے انتخاب کا معاملہ
نہیں بل کہ یہ لازمی امر ہے۔

Child Tarbiyah is not a matter of
choice ,but it is must.



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت پیدا ہو جائے۔

بچوں کی طبیعت میں اچھائی کی رغبت پیدا ہو جائے اور
برائی کی نفرت پیدا ہو جائے۔

بچے اچھے شہری بن جائیں۔





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

بچوں میں لوگوں کے کام آنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

بچوں میں اچھی عادات پیدا ہو جائیں۔

دنیا میں نیک نامی ہو جائے۔

آخرت میں کامیاب ہو جائے۔



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمہ داری ہے۔

اولاد میں والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کم ہو جائے گی۔

معاشرے میں اچھے افراد کم ہو جائیں گے۔

معاشرے سے دیانت دار ملازمیں کم ہو جائیں گے۔

دین دار اور امانت دار تاجر کم ہو جائیں گے۔





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

اولاد کی
تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔



اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔



ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوَا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(التحريم: 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تربیت کرنا..... اپنی اولاد کو دین دار بنانے کی محنت کرنا اور معاشرے کا ایک اچھا شہری بنانا والدین کی ذمے داری ہے۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



اپنے اعمال کی درستی بچوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

جس طرح ہم اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کرتے ہیں اسی طرح بل کہ اس سے بھی زیادہ ہمیں اپنے اعمال کی درستی کی محنت بھی کرنی چاہیے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے:

وَأْمُرُّ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طہ: 132)

ترجمہ: اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم کیجیے اور خود بھی اس پر جمہر ہیے۔

ولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

نیک اولاد - اللہ تعالیٰ کی

ایک بڑی نعمت





اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے

اسی لیے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کرام نے بھی اس عظیم نعمت کی خواہش کی ہے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعائیں:

“رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّلِحِيْنَ” (الصَّفَّ: ١٠٠)

ترجمہ: “میرے پروردگار! مجھے ایسا بیٹا دیدے جو نیک لوگوں میں سے ہو۔”



نیک اولاد انسان کے لیے صدقہ جاریہ ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

”انسان مر جاتا ہے تو اس کا اعمال نامہ بند کر دیا جاتا ہے لیکن تین قسم کے اعمال کا ثواب

مرنے کے بعد بھی ملتار ہتا ہے:



(۱) صدقہ جاریہ

(۲) وہ علم جس سے فائدہ حاصل ہو

(۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دعماً نگے۔ ”

(صحیح البیان - کتاب الوصیۃ، باب مَا يُلْحِقُ الْاَنْسَانَ مِنَ الْثَوَابِ بَعْدَ وَفَاتَةَ، الرقم: ۳۲۲۳)



نیک اولاد دنیا میں
نیک نامی
اور
آخرت میں
درجات کی بلندی
کا سبب ہے۔

اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔



اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کے درجات بڑھائے جائیں گے تو وہ
کہے گا کہ اے اللہ! میرے لیے درجات کی بلندی کا کیا سبب ہے؟

توجہاب ملے گا کہ:

تیری اولاد جو تیرے مرنے کے بعد
تیرے لیے استغفار کرتی ہے۔“

(ابن ماجہ، الادب، بر الوالدین)



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اَكْرِمُوا اَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا اَدَبَهُمْ“

(ابن ماجہ : ۳۶۷۱/۶۰۹)

ترجمہ: اپنی اولاد کا اکرام کرو اور (اچھی تربیت کے ذریعہ)
ان کو حسن ادب سکھاؤ۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

اولاد کو اللہ تعالیٰ کا

عطیہ اور اس کی امانت

سمجھ کر ان کی قدر اور ان کا خیال کیا جائے۔



اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمہ داری ہے۔

ان کو
صحیح تعلیم و تربیت
سے آراستہ کیا جائے۔



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

ان کے لیے

دعا

کی جائے۔



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



حسبِ استطاعت ان کی
ضروریات زندگی
کا بندوبست کیا جائے



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

والدین پر بچوں کے دو حق

ایک موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

”اے اللہ کے رسول نبی کا باپ پر کیا حق ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنْ يُحْسِنَ إِسْمَهُ وَيُحْسِنَ أَدَبَهُ (شعب الايمان: الرقم ١٨٢٩١)

ترجمہ: ”اپنے نبی کا اچھا نام رکھے اور بہترین تربیت کرے۔“



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

اب سوال یہ
پیدا ہوتا ہے
کہ

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

والدین
اولاد
کی تربیت
کیسے کریں؟





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

بچوں کی تربیت کیسے کی جائے؟



بچوں کو نماز کا عادی کیسے بنایا جائے؟



بچوں کو بڑی عادتوں سے کیسے بچایا جائے؟



بچوں کو سچ کا عادی اور جھوٹ سے نفرت کیسے دلوائی جائے؟



بچوں میں ماں باپ کی خدمت کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟



بچوں کو معاشرے کا ایک اچھا شہری کیسے بنایا جائے؟

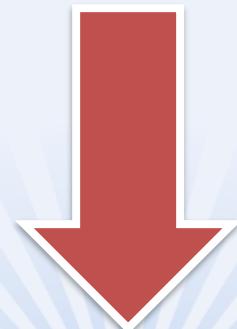




اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

پھول کی اچھی تربیت کے لیے

بنیادی طور پر درج ذیل کام کریں:





اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

نیت کریں

01

مجھے اپنے بچوں کی دینی تربیت کرنی ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

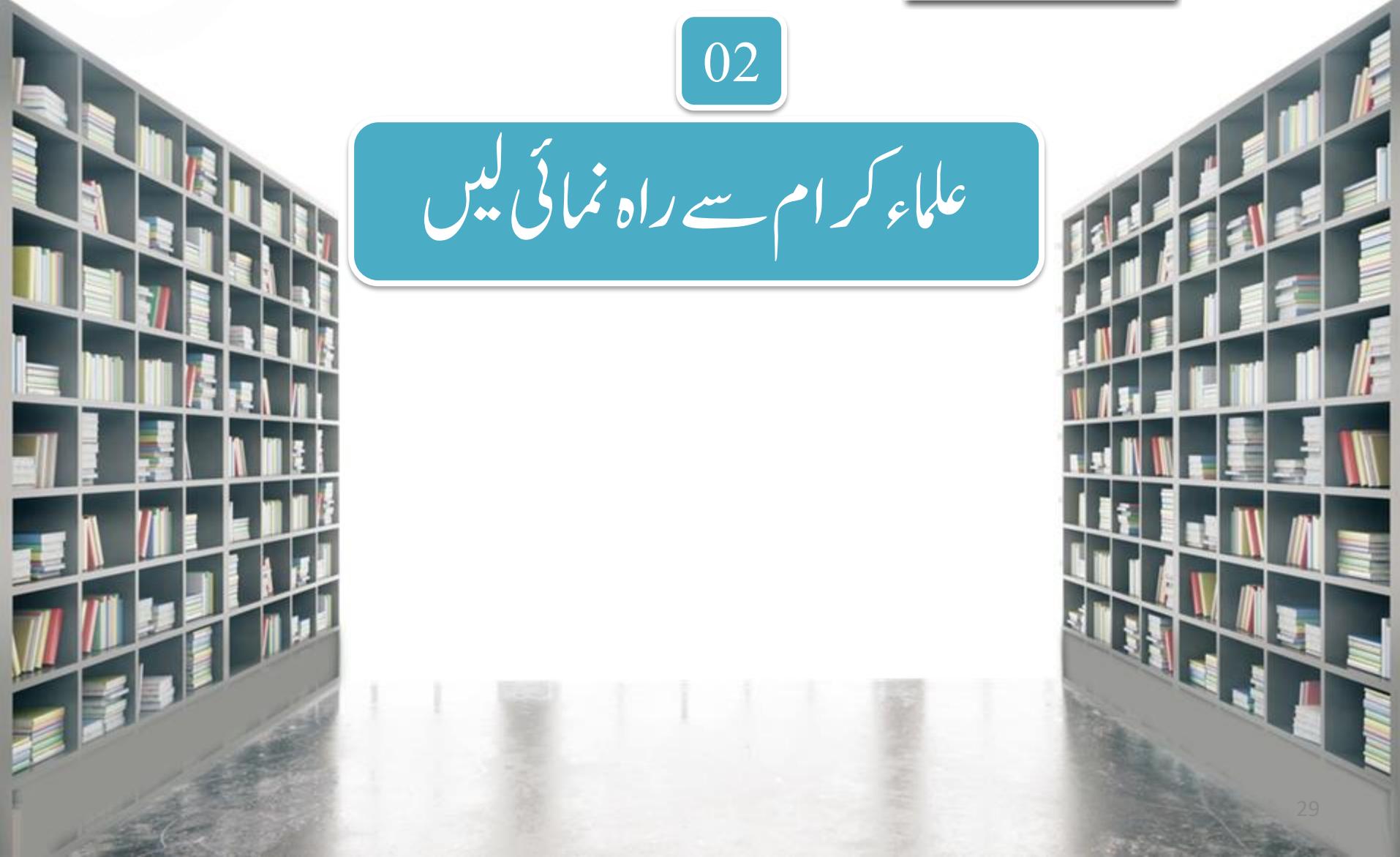
اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

02

علماء کرام سے راہ نمائی لیں





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

بچوں کی تربیت کے موضوع پر کچھی گئی کتابوں کا مطالعہ کریں

03

بچوں کے اسلامی آداب

۲

اسلام اور تربیت اولاد

۱

مثالی ماں

۳

مثالی باپ

۲

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



04

دعا کریں





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

قرآن کریم میں انبیاء علیہ السلام کی چند دعائیں مذکور ہیں۔

* ہمیں ان دعاؤں کا خصوصی طور پر اہتمام کرنا چاہیے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَذْوَاجِنَا وَذُرِّيْنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

(الفرقان: 74)

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّلِّيْجِينَ ۝

(الصَّافَّ: ۱۰۰)

اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

رَبِّ أَوْزِعْنِيَّ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيَّ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

صَالِحًا تَرْضِيهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيْ ط (احفاف: 15)

رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ أَمِنًا وَاجْبُنِيْ وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝

(ابراهیم: 35)

خود عملی نمونہ بنیں

05



بچوں کو جن کاموں کی
تر غیب دینی ہے ان
کاموں کے لیے پہلے خود
عملی نمونہ بنیں۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

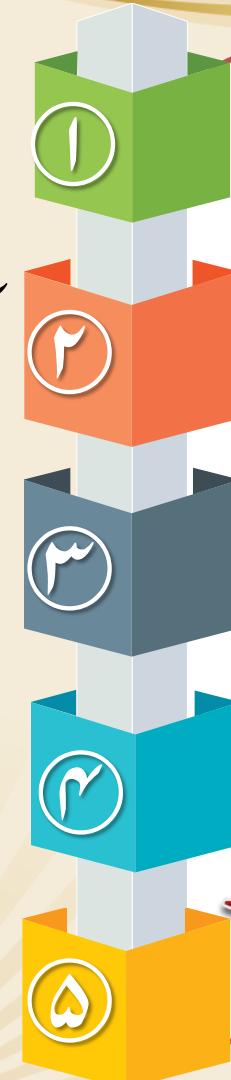
آپ کی نمازوں کی پابندی کیسی ہے؟

کیا آپ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں؟

آپ اپنے والدین کا کتنا ادب کرتے ہیں؟

آپ جھوٹ سے کتنا بچتے ہیں؟

آپ معاشرے کے کتنے اچھے شہری ہیں؟



بچہ
اپنے پسندیدہ
کی پسند
پر عمل کرتا ہے
اور
آپ اپنے بچے کی
پسندیدہ شخصیت بثیں۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

آپ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کا کتنا خیال رکھتے ہیں؟



آپ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کتنی پابندی کرتے ہیں؟

آپ اپنے بچے کے آئندہ میل ہیں، جو کام آپ کریں گے، وہی آپ کے بچے کے عمل میں آئے گا۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



06

تعلق بنائیں



ولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمہ داری ہے۔

تربیت کے لیے ایک اہم چیز، "تعلق" اچھا کرنا ہے۔

تعلق
اچھا کریں





اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمہ داری ہے۔

سرگرمی والدین ورکشاپ

کیا آپ اپنے بچے کی پسندیدہ شخصیت ہیں؟

۱

کیا آپ کا بچہ آپ سے اپنے مکتب و مدرسہ، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے مسائل اور ماحول کا تذکرہ کرتا ہے؟ (فیس کے علاوہ)

۲

کیا آپ کا بچہ آپ کے ساتھ وقت گزارنا پسند کرتا ہے؟

۳





اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

سرگرمی والدین و رکشانہ

آپ کے بچے کو معلوم ہے کہ میرے والدین کن باتوں سے خوش اور کن باتوں سے ندراضاں ہوتے ہیں؟

۳

کیا آپ کے بچے کو معلوم ہے کہ آپ کے دوست کتنے ہیں اور اس میں کون سے فریبی دوست ہیں؟

۴

کیا آپ کی بچیوں کو معلوم ہے کہ میری امی اور ابو کو کھانے میں کیا پسند ہے اور کیا ناپسند ہے؟

۵



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم

اگر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس کا اپنے بچے کے ساتھ تعلق کیسا ہے تو اس کے لیے دو باتیں ہیں:

- ۱ اگر آپ کا بچہ آپ سے اپنے ذاتی مسائل اور خیالات شئیر کرنا چاہتا ہے۔
- ۲ اگر آپ کا بچہ آپ کے ساتھ ٹائم گزارنا چاہتا ہے، آپ کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتا ہے تو

”اس کا مطلب ہے کہ آپ کا بچے کے ساتھ تعلق اچھا ہے“

اگر تعلق میں کمی ہے

تو آپ کو

اپنے اوپر مخت

کرنی ہے نہ کہ بچے پر۔





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

تعلق بنانے اور اچھا کرنے کے لیے

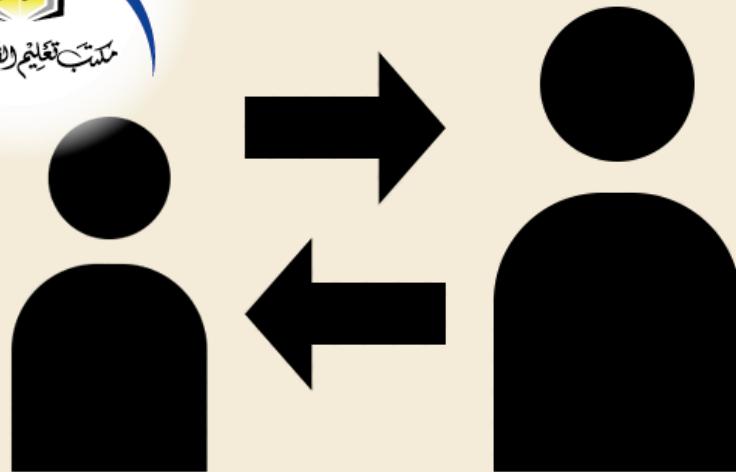
مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں:



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمہ داری ہے۔



مکالمہ

1

- ✓ الفاظ کا چنانہ بہترین ہو۔ ایسے الفاظ سے بچپن جو آپ کے بچے کو اپچھے نہیں لگتے۔ (مثلاً: نکمے چڑچڑے وغیرہ)
- ✓ مکالمہ بڑھائیں۔ جتنا مکالمہ زیادہ ہو گا اتنا ہی تعلق مضبوط ہو گا اور جتنا تعلق مضبوط ہو گا اتنا ہی مکالمہ زیادہ ہو گا۔

اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔



✓ میں آپ کو نیا بیگ دلانے سے اس لیے منع کر رہا ہوں کیوں کہ آپ کا پرانا بیگ بالکل صحیح ہے۔ ایسی صورت میں نیا بیگ خریدنا اسراف ہے اور اسراف اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

✓ رویہ بہترین ہو اور ثابت ہو۔ منه پھیر کر یا منه بگاڑ کر بات نہ کی جائے۔



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

- ✓ بات چیت کا انداز بہترین ہو۔ بات چیت میں طعنوں سے بچیں۔
(تم تو ہو ہی ایسے، تم نے کبھی ٹھیک کام کیا ہے۔)
- ✓ جواب کا چناو بہترین ہو۔ Yes اور No کب بولنا ہے، یہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔

You should learn how to say NO to your child

- ✓ کبھی بھی بچوں کو کسی کام سے فوراً منع کریں پہلے نفع نقصان بتائیں، پھر منع کریں۔
- ✓ میں آپ کو دھوپ میں باہر جانے سے اس لیے منع کر رہا ہوں کہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

بچوں کی دلچسپی کے کاموں میں دلچسپی لیں

2

$$1+1=2$$





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

بچوں کے ساتھ کو الٹی طامہم گزاریں

3





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

کو الٹی ٹائم کی چار علا متنیں ہیں:

1. موضوع بچوں کا ہو یا ان کی پسند کا ہو۔
2. بچوں میں دوبارہ بیٹھنے کی چاہت ہو۔
3. جلدی جلدی کا حوال نہ ہو۔
(یوں نہ کہیں: میرے پاس 15 منٹ ہیں، جلدی جلدی کہہ دو جو کہنا ہے۔ یوں کہیں کہ میرے پاس 15 منٹ ہیں۔ 15 منٹ ہم آرام سے بات کریں گے۔)
4. بچوں کی طرف بھر پور توجہ ہو۔ موبائل فون ہاتھ میں نہ ہو۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

بچوں پر اعتماد کریں

4

بچوں پر اعتماد کریں۔ اعتماد کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ ان پر کسی بھی قسم کا شک نہ کیا جائے۔

بدگمانی سے بچیں۔

کسی کام کے کرنے پر حتی طور پر یہ سمجھنا کہ یہ کام اس نے نہیں کیا ہو گا۔

نیت پر شک کرنے سے بچیں۔

پچھے پر اس طرح شک کرنا کہ تمہاری نیت ہی نہیں یا تم کرنا، ہی نہیں چاہتے یا تم نے یہ کام کیا ہے!!

اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔



ثبت سوچ اپنائیں
اور ثبت گفتگو کریں

5

مشہور مقولہ ہے:

سوچ اچھی الفاظ اپھے۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

جیسے دل میں یہ خیال ہے کہ میرا یہ بیٹا میرا خیال
نہیں رکھتا۔ جب اس طرح کی سوچ ہو گی تو پچھے سے
کوئی بھی بات کرنے پر یہی الفاظ ادا ہوں گے۔
اس سے تعلق کمزور ہوتا ہے۔

اپنے جذبات قابو میں رکھو، یہ تمہارے الفاظ بن جائیں گے۔



مکتب تعلیم القرآن الکریم



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمہ داری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اولاد کی اچھی تربیت کے لیے ثبت سوچ / ثبت گفتگو / ثبت رویے کا بنیادی کردار ہے۔

اگر آپ اولاد کی اچھی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو
ہمیشہ ثبت سوچیں۔

مشہور مقولہ ہے:

”اپنی سوچ بد لیے آپ کی زندگی بدل جائے گی“





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

انگریزی زبان کا مقولہ ہے:

Think Talk Feel

Positive

ثبت سوچو۔۔۔ ثبت بات کرو۔۔۔ ثبت محسوس کرو۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ترغیب دی یا اصلاح فرمائی تو اس کے لیے مثبت رویہ اور مثبت انداز گفتگو اختیار فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبیوں کو سراہتے ہوئے مثبت طرز گفتگو سے کمیوں کی اصلاح فرمائی، جس سے صحابہ آپ کے قریب تر ہوتے چلے گئے۔

اولاد کی تربیت کرنا
والدین کی
ذمے داری ہے۔

ایک صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

"نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ٣٠٨٩)

"خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال بڑھے ہوئے نہ ہوں اور اس کی

تہبند ٹھنڈوں سے نیچے نہ ہو۔"





اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

نیز منفی انداز گفتگو مایوسی پھیلاتا ہے اور اولاد کو قریب کرنے کے بجائے دور کر دیتا ہے۔

منفی الفاظ کا نقصان یہ ہے کہ یہ منفی رجحانات کو جنم دیتے ہیں، آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے راستے روک دیتے ہیں، چاہے آپ خود استعمال کریں یا دوسرا آپ کے لیے استعمال کرے: مثلاً

"تم میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ تم زندگی میں کچھ کر سکو".....

"تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے"..... "تمہارے لیے آگے بڑھانا ممکن ہے۔"

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

ثبت گفتگو کے لیے ضروری ہے کہ انسان گفتگو میں منفی انداز اختیار کرنے سے بچے۔

ثبت	منفی
جو امی کا کہنامانے گا وہ جنت میں جائے گا۔	جو امی کا کہنامانے گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔
جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا نہیں کرے گا اس کی نعمتوں میں اضافہ ہو گا۔	جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا نہیں کرے گا اس کی نعمتوں میں اضافہ نہیں ہو گا۔
مل جل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔	اپنی چیزیں تنہا کھانے سے برکت نہیں ہوتی۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

لفظ ”ہمیشہ“ کے غلط استعمال سے احتساب کیجیے:

بعض مرتبہ لفظ ”ہمیشہ“ کا غلط استعمال دلوں کے توڑنے کا سبب بن جاتا ہے اس لیے کوشش کریں کہ بچوں سے بات کرنے کے دوران لفظ ہمیشہ کے غلط استعمال سے بچیں۔ لفظ ہمیشہ سے بعض مرتبہ بدگمانی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اس گناہ سے بچنا لازم ہے۔

”آپ ہمیشہ چھوٹے بھائیوں کو تنگ کرتے ہیں۔“



”آپ ہمیشہ غلط بیانی کرتے ہیں۔“



”آپ ہمیشہ کھلیتے ہی رہتے ہیں۔“



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

6

پچھے کو اپنے نام سے مخاطب کریں

شہزادے

گلے

میرا پیارا بیٹا

چندرا



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



پچ کی تعریف اور حوصلہ افزائی کریں

7

آپ تو بہت اچھے پچ ہیں

آپ بہت زیادہ بات مانتے ہیں

ماشاء اللہ! آپ نے بہت اچھا کام کیا

آپ گھر کے کاموں میں مدد کرتے ہیں

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

پچ کو عزت دیں

8



بچوں کو عزت دیں ویسی عزت

جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ بڑے ہو کر بنیں

اور اس وقت ان کی جو عزت ہو گی،

وہ عزت آپ ابھی سے کرنا شروع کر دیں۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔



کن چیزوں سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے؟

تنقید کرنا	تذلیل کرنا	بد دعائیں دینا	دوستوں کے سامنے ذلیل کرنا
قابل کرنا	بچ کا نام بگاڑنا	شک کرنا	ہر وقت روک ٹوک کرنا



اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

تربیت کے لیے بنیادی نکات

- ۱ نیت کرنا۔ 
- ۲ علمائے کرام سے راہ نمائی لینا۔ 
- ۳ بچوں کی تربیت کے موضوع پر لکھی گئی اچھی کتب کا مطالعہ کرنا۔ 
- ۴ بچوں کے لیے عملی نمونہ پیش کرنا۔ 
- ۵ اولاد کے لیے دعا کرنا۔ 



تعلق اچھا کرنے کے لیے آٹھ (8) باتیں

- ۱ مکالمہ۔
- ۲ بچوں کی دل چسپی کے کاموں میں دل چسپی لینا۔
- ۳ بچوں کے ساتھ کو الٹی ٹائم گزارنا۔
- ۴ بچوں پر اعتماد کرنا۔
- ۵ ثابت سوچ اور ثابت گفتگو۔
- ۶ اچھے نام سے مخاطب کرنا۔
- ۷ تعریف اور حوصلہ افزائی کرنا۔
- ۸ عزت دینا۔

اولاد کی تربیت کرنا

والدین کی

ذمے داری ہے۔

کن چیزوں سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے؟

- | | | |
|---|----------------------------|-----------------|
| ۱ | دوستوں کے سامنے ذلیل کرنا۔ | بد دعائیں دینا۔ |
| ۲ | تذلیل کرنا۔ | تنقید کرنا۔ |
| ۳ | ہر وقت روک ٹوک کرنا۔ | شک کرنا۔ |
| ۴ | پچے کا نام بگاڑنا۔ | تقابل کرنا۔ |

Four development need of Children

بچوں کی چار بنیادی ضروریات

4 ذہنی ضرورت
Intellectual Need

3 معاشرتی ضروریات
Social Need

2 جذباتی ضروریات
Emotional Need

1 جسمانی ضروریات
Physical Need

جسمانی ضروریات Physical Need

1

کھلیٹا / گھومنا

Sports /Picnic

سونا

Sleep cycle

غذا

Diet

لبس

Dress

لباس Dress

- بچوں کی تربیت میں لباس کا بھی بنیادی کردار ہے، لباس کا اثر بچے کی شخصیت پر پڑتا ہے۔
- بچوں کا لباس بھی ایسا ہونا چاہیے جس سے اسلامی شخص کا اظہار ہو۔ ایسا لباس جو اسلامی شعائر کے خلاف ہواں سے بچنا چاہیے۔
- بچوں کا لباس موسم کے مطابق ہلکا پھلکا، صاف اور آرام دہ ہونا بہت ضروری ہے۔

- تصویر والے لباس سے بچوں کو بچائیں۔
- گھر میں بچوں کے لباس وغیرہ رکھنے کے لیے مستقل جگہ بنائیں اور بچوں کو تر غیب دیں کہ روزانہ لباس تبدیل کر کے وہاں رکھیں۔

جسمانی ضروریات Physical Need

1

غذا Diet

○ صحت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، صحت میں سب سے بنیادی چیز غذا ہے اور غذا کے لیے تین بنیادی چیزیں ضروری ہیں:



قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”يَا يَهَا الرَّسُولُ كُلُّوَا مِنَ الطَّيِّبِتِ وَ اعْمَلُوا صَالِحًا“

ترجمہ: اے پیغمبر! پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ (المومنون: ۵۱)

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد مبارک ہے:

”يَا يَهَا النَّاسُ كُلُّوَا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا“۔

ترجمہ: ”اے لوگو! زمین میں جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے وہ کھاؤ۔“

(البقرة: ۱۶۸)

- ایک یہ ہے کہ حرام اور خبیث چیزیں نہ کھائیں۔
- دوسرے یہ کہ جو پاکیزہ چیز نصیب ہو اسے کھائیں۔
- تیسرا یہ کہ کھائیں بھی اور نیک عمل بھی کریں۔
- پاکیزہ چیزیں کھانے سے جو صحت اور قوت حاصل ہو اسے اللہ کی فرمان برداری میں خرچ کریں، اس کے احکام پر عمل کریں۔

○ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا اور انہیں گناہوں میں لگانا یہ ناشکری ہے۔

○ حلال غذا کا عمل صالح میں بڑا دخل ہے، جب غذا حلال ہوتی ہے تو خود بخود نیک اعمال کی رغبت ہوتی ہے اور غذا حرام ہو تو نیک اعمال کی توفیق نہیں ہوتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

”ظَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ“

(سنن الکبری للبیهقی: ۶/۱۲۸)

ترجمہ: ”حلال روزی کمانا بھی دوسرے فرائض کے بعد ایک
اہم فرض اور ضروری ہے۔“

”مَنْ بَاتَ كَلَّا مِنْ طَلْبِ الْحَلَالِ بَاتَ مَغْفُورًا لَهُ“

(کنز العمال ۹۲۱۵/۲)

ترجمہ: ”جو شخص رزق حلال کی تلاش میں تھک گیا اور
اسی حال میں رات گزاری تو اس کے گناہ بخش دیے
جائیں گے۔“

”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ تَعْبَارًا فِي طَلَبِ الْحَلَالِ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو حلال کی تلاش

میں تھکا ہوادیکھے۔“ (جامع الاحادیث، الرقم: ۲۳۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبِّلًا“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے حلال اور صاف روزی مانگتا ہوں اور ایسا علم جو نفع بخش ہو اور وہ عمل جو تیرے دربار میں مقبول ہو۔“

(سنن ابن ماجہ، الرقم: ۹۲۵)

اگر آپ بچوں کی اچھی صحت چاہتے ہیں تو

انھیں Processed Food یعنی مصنوعی غذا سے بچائیں۔

سب سے زیادہ صحت مصنوعی غذا سے خراب ہوتی ہے۔

اچھی صحت اور اچھی غذا کے لیے ان چیزوں سے احتیاط کریں۔

Packed chips – پیکٹ میں بند چیپس



Chocolate - چاکلیٹ



ٹلی ہوئی اشیاء - Fried things -



برگر، پیزہ، شاورما وغیرہ - Junk food



ڈبے کے جو مز- Packed Juices and drinks-



قدرتی غذا:

مصنوعی غذا کے بجائے قدرتی غذا بچوں
کی زندگی کا حصہ بنائیں، اس سے بچوں
کی زندگی، صحت اور رویے پر اچھا اثر
پڑے گا۔



بچوں کو موسمی پھل کھانے کی عادت ڈلوائیں۔



ڈبے کے جو س کے بجائے پھلوں اور سبزیوں کا جو س پلائیں۔



سبزیوں کی عادت ڈلوائیں



گوشت کی عادت ڈلوائیں



دودھ، پنیر، شہد، زیتون، کھجور ان غذائوں کی عادت ڈالوائیں۔



کھانا تقریباً 20 منٹ میں کھانا چاہیے۔

1

کھانا جلدی جلدی نہیں کھانا چاہیے۔

2

کھانا بھوک لگنے کے وقت کھانا چاہیے۔

3

پانی ضرورت کے بقدر پینا چاہیے۔

4

How much water should you drink everyday



8



Glasses
to
drink
every day

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابن آدم پیٹ سے زیادہ برا کوئی بر تن نہیں بھرتا، ابن آدم کے لیے چند لقے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کر دیں، اور اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو ایک تہائی پیٹ کھانے کے لیے، اور ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے رکھے۔

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۳۸۰)

خلاصہ یہ ہے کہ ہم خود اور اپنے بچوں کو فطری اور قدرتی غذا کا عادی بنائیں۔

سب سے اہم یہ ہے کہ ہم سنت کے مطابق کھانے کی عادت ڈالیں

تاکہ ہماری غذا اور صحت ہمارے دین و تربیت کے لیے مددگار ثابت ہو۔

جسمانی ضروریات Physical Need

1

Sleep cycle سونا

○ بہترین نیند ہماری جسمانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ نیند کی کمی بڑوں اور بچوں دونوں کو یکساں نقصان پہنچاتی ہے۔ ماہرین نے نیند کی کمی کے بچوں اور بڑوں کے لیے یہ نقصان بتائے ہیں:

اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے

یکسوئی میں کمی واقع ہوتی ہے

یادداشت متاثر ہوتی ہے۔ خاص طور پر بچے اپنا سبق یاد نہیں رکھ پاتے۔

سست ہو جاتے ہیں

جسمانی ضروریات Physical Need

1

اس کے علاوہ نیند کی کمی سے صحت کے بڑے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل بیماریاں نیند کی کمی سے پیدا ہو سکتی ہیں:

- ✓ ہارت اٹیک
- ✓ شوگر کا ہائی ہو جانا
- ✓ دل کا فیل ہو جانا
- ✓ غیر مستقل دل کی دھڑکن
- ✓ ہائی بلڈ پریش
- ✓ وزن میں زیادتی

جسمانی ضروریات Physical Need

1

- وہ نیند جسے ماہرین ضروری قرار دے رہے ہیں وہ بہترین نیند ہے۔ Quality sleep
- بہترین نیندرات کی نیند ہے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جانا اور صبح جلدی اٹھنا صحت مند بناتا ہے۔
- سونے سے پہلے موبائل فون کا استعمال یا موبائل قریب رکھ کر سونا آپ کی نیند کو ڈسٹریپ کرتا ہے۔
- غذا کی خرابی بھی نیند کی خرابی کا سبب بن سکتی ہے۔
- کھانا کھانے کے فوراً بعد سو جانا بھی نیند کی خرابی کا سبب بنتا ہے۔
- حکماء کہتے ہیں کہ جو شخص سورج غروب ہونے کے ڈھائی گھنٹے کے بعد سو جائے اور سورج طلوع ہونے سے ڈھائی گھنٹے پہلے اٹھ جائے تو بڑھاپے میں اعضا و جوارج ٹھیک رہیں گے۔

جسمانی ضروریات Physical Need

1

کس عمر کے افراد کے لیے کتنی نیند ضروری ہے۔

Newborn 0-3 months	Infant 4-11 months	Toddler 1-2 years	Preschool 3-5 years	School Age 6-13 years	Teenager 14-17 years	Adult 18-64 years	Older Adult 65 and over
							
14-17 hours	12-15 hours	11-14 hours	10-13 hours	9-11 hours	8-10 hours	7-9 hours	7-8 hours

جسمانی ضروریات Physical Need

1

کھیلنا / گھومنا Sports / Picnic

- بچوں کے لیے کھیلنا از حد ضروری ہے۔ اگر بچہ کھیل پسند نہیں کرتا اور نہیں کھیلتا تو وہ بیمار ہے۔
امتحان کے دنوں میں بھی کھیلنا بہت ضروری ہے۔
- کھیل سے مراد وہ کھیل ہے جس میں سانس پھولے اور پسینہ آئے۔ موبائل پر کھیلنا مراد نہیں۔
- پنک کے لیے ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں بچوں کی ذہنی صحت بنے۔ بچوں کو شور شرابے، بجلی سے چلنے والے جھولوں سے بچانا چاہیے۔

گھومنے اور پینک منانے کی ناپسندیدہ جگہ۔ شور شرابے والی اور بچالی سے چلنے والے جھولے اور ویدیو گیمز ہیں۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک (انسانی) آبادیوں کا سب سے ناپسندیدہ حصہ ان کے بازار ہیں۔" (مسلم: ۶۷)

تو اس طرح کی گھومنے کی جگہ ہیں وہ ہیں جہاں سے تفریح خریدی جاتی ہے اگرچہ وہ تفریح بھی نہیں۔



گھومنے اور پنک منانے کی مناسب جگہیں۔ پارک



گھومنے اور پکنک منانے کی مناسب جگہیں۔ میوزیم



جزبائی ضروریات Emotional Need

2

گلے لگانا

Hug

اعتماد کرنا

Trust

عزت دینا

Respect

عزت دینا Respect

○ بچوں کو عزت دیں۔ مشہور جملہ ہے:

if you give respect, you get respect.

جب تم عزت دو گے تو عزت حاصل کرو گے۔

○ بچوں کو عزت دیں۔ ولی عزت جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ بڑے ہو کر بنیں اور اس وقت ان کی جو عزت ہو گی وہ عزت آپ ابھی سے کرنا شروع کر دیں۔

○ بچوں سے آہستہ آواز میں بات کریں۔

- بچوں سے غلطی ہو جانے پر جوہات تلاش کرنے کی کوشش کریں۔
- آپ سے غلطی ہو جانے پر بچوں سے مغدرت کر لیں۔
- بچوں پر چیخنیں نہیں۔ تحقیق یہ کہتی ہے کہ بچوں پر چیخنے اور چلانے سے وہ مزید غصہ ور اور مزید بد تہیز ہو جاتے ہیں اور مستقل چلانا بچوں کی دماغی بیماری اور پریشانی کا سب سے بڑا سبب ہے۔
- بچوں کو ہر گز نہ ماریں۔ مار بچوں میں خود اعتمادی ختم کر دیتی ہے۔ ان میں ڈر اور خوف پیدا کر دیتی ہے۔

اعتماد کرنا Trust

- اعتماد کی تفصیل تعلق بنانے کے ذیل میں آگئی ہے۔
- بچوں پر اعتماد کریں۔ اعتماد کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ ان پر کسی بھی قسم کا شک نہ کیا جائے۔ نہ شک جلی نہ شک خفی۔
- بچوں پر شک کرنے سے یا اعتماد نہ کرنے سے ان کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ انھیں دھوکہ دینا آجاتا ہے۔ انھیں جھوٹ بولنا آجاتا ہے۔
- لہذا اپنے بچوں پر اعتماد کریں۔

لگنے گلے Hug

○ بچوں کو اپنی محبت کی گرمائش محسوس کروانا چاہیے۔ انھیں گلے لگانا ان کا رزق ہے جو ماں اور باپ سے انھیں ملتا ہے۔ ان کے ہر اچھے کام پر انھیں گلے لگا کر اس کا احساس دلائیں۔

○ بچے چھوٹے ہوں یا بڑے، اگر وہ غمگین ہیں تو آپ کا گلے لگانا ان کا غم دور کر دے گا۔ اور اگر وہ خوش ہیں تو آپ انھیں احساس دلائیں کہ ان کی خوشی میں آپ بھی خوش ہیں۔

تحقیق یہ کہتی ہے کہ آپ کا اپنی اولاد کو 20 سینڈ کا گلے لگانا یہ فوائد دے سکتا ہے:

1. بچوں کو ہوشیار (Smarter) بناتا ہے۔
2. بچوں کی پرورش میں مدد کرتا ہے۔
3. بچوں کو صحت مندر رکھتا ہے۔
4. بچوں کی جھنجلاہٹ اور غصے کو ختم کرتا ہے۔
5. بچوں کو خوش رکھتا ہے۔
6. والدین اور بچوں میں مضبوط تعلق کی بنیاد بن جاتا ہے۔

○ پھوں کو پیار دیں، گلے لگائیں لیکن لاڈ سے بچائیں۔

لاڈ تین باتوں کا نام ہے۔

❖ غلط طرف داری کرنا

❖ زیادہ ہی خیال رکھنا

❖ ساری خواہشات پوری کرنا

معاشرتی ضروریات Social Need

3

دوست بنانا

Friendship

مسکر انا

Smile

ملنا جلنا / تعلقات بنانا

Gathering/Relationship

معاشرتی ضروریات Social Need

3

بچوں کو یہ بات سیکھنے کی ضرورت ہے کہ

○ دوسروں سے بات کیسے کی جاتی ہے؟

○ لوگوں سے کیسے ملا جاتا ہے؟

○ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کا سامنا کیسے کیا جاتا ہے؟

○ پریشانیوں میں حوصلہ کیسے بلند رکھا جاتا ہے؟

○ کس قسم کے لوگوں کو دوست بنایا جا سکتا ہے؟

ان سب ضروریات زندگی کا سمجھ لینا ہماری معاشرتی ضرورت ہے اور اس کی سب سے پہلی کلاس ہمارے گھر سے شروع ہوتی ہے۔

ملاجلا / تعلقات بنانا

Gathering / relationship

- لوگوں سے ملاجلا، رشتہ داروں کا خیال رکھنا، حتیٰ کہ پڑوسیوں تک کا خیال رکھنا، اس کی اسلام میں بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے۔
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسکین پر صدقہ، صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ میں دو بھلائیاں ہیں، یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ (جامع الترمذی، الرقم: ۶۵۸)
- پڑوسیوں کے بہت سے حقوق آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمائے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی، جب وہ آئے تو پوچھا: کیا تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوں کے گھر (گوشت کا) ہدیہ بھیجا؟ کیا تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوں کے گھر ہدیہ بھیجا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے:

”مجھے جبریل علیہ السلام پڑوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنادیں گے۔“ (مسند احمد: ۲/ ۳۵۸)

لہذا لوگوں سے، رشتہ داروں سے، پڑوں سیوں سے خود بھی ملا جائے اور اپنے بچوں کو بھی ملوایا جائے۔

سکرانا Smile

○ اللہ کے رسول علیہ السلام سب سے بڑے مرتبی ہیں۔ انہوں نے ہمیں لوگوں سے ملنے کا، لوگوں سے تعلقات بڑھانے اور ان میں پسندیدہ بننے کا سب سے بڑا عمل بتایا: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”تم لوگوں کے دل اپنی دولت سے ہرگز نہیں جیت سکتے، تمھیں لوگوں کے دل جنتے کیلئے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔“

ایک اور حدیث میں فرمایا:

”اپنے بھائی کے سامنے تمہارا مسکرانا صدقہ ہے۔“ (جامع الترمذی، الرقم: ۱۹۵۶)

نبی کریم ﷺ کا عمل:

عبداللہ الحارث بن حزم روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ (مسند احمد: ۳/۱۹۱)

ہمیں اپنے بچوں کو یہ سکھانا ہے کہ معاشرے میں لوگوں سے کیسے ملنا چاہیے تو ہمیں خود بھی ان سے ویسے ہی بر تاؤ کرنا پڑے گا۔

ہمیں ہمیشہ ان سے مسکرا کر ملنا ہو گا۔ ایک چھوٹا بچہ بھی اپنے ماں باپ کو خوش دیکھنا چاہتا ہے۔

تحقیق یہ کہتی ہے کہ

مسکرانا بچوں کے ساتھ تعلق بنانے کا پہلا قدم ہے۔

مسکرانے سے آپ کا بچہ اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتا ہے۔

مسکرانا خود آپ کی دھڑکن کی رفتار مناسب کرتا ہے۔

مسکرانا خود آپ کے بلڈ پریشر کونار مل کرتا ہے۔

مسکرانا خود آپ کے دماغ کے مسلز کو تقویت دیتا ہے۔

مسکرانا کیسے ہے؟

مسکر اہٹ نے اب ایک علم اور فن کا مقام حاصل کر لیا ہے۔

سماجی تعلقات کو بہتر بنانے اور اقتصادی و سفارتی امور کو اجاگر کرنے کیلئے

مسکر اہٹ کی باقاعدہ تعلیم و تلقین کی جاتی ہے۔

اس طرح مسکرانا کہ آپ کے چہرے کے تمام عضلات حرکت میں آئیں۔

آپ کی آنکھیں بھی مسکرائیں۔

یہ مسکر اہٹ سچی مسکر اہٹ کہلاتی ہے۔

سچی مسکر اہٹ دل کی گہرائی سے اٹھتی ہے۔

یہ مسکر اہٹ جادو جیسا اثر کرتی ہے اور ملنے والے کو اپنی طرف مقناطیس کی طرح کھینچ لیتی ہے۔

سچی مسکر اہٹ چہرے کو رونق اور چمک دمک دیتی ہے۔

مصنوعی مسکر اہٹ کے پیچھے مکرو فریب کی ظلمتیں چھائی ہوتی ہیں۔

دوست بنانا Friendship

- بچوں کو دوست بنانے کی اجازت ضرور دینی چاہیے۔ ان کے دوستوں کا اکرام بھی کرنا چاہیے لیکن یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بنارہے ہیں۔ اسکول میں، کالج میں یا یونیورسٹی میں یا کوچنگ میں، جنھیں آپ کا بچہ اپنا دوست کہتا ہے ان میں دوست بننے کی کتنی صلاحیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے دوست کے دین کو جلد اپنالیتا ہے لہذا ہر شخص خوب چھان پھٹک کر دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (مسند احمد: ۲: ۳۰۳)
- ہمیں بھی اپنے بچوں کے دوستوں کو جانچنا چاہیے کہ وہ کیسے ہیں۔

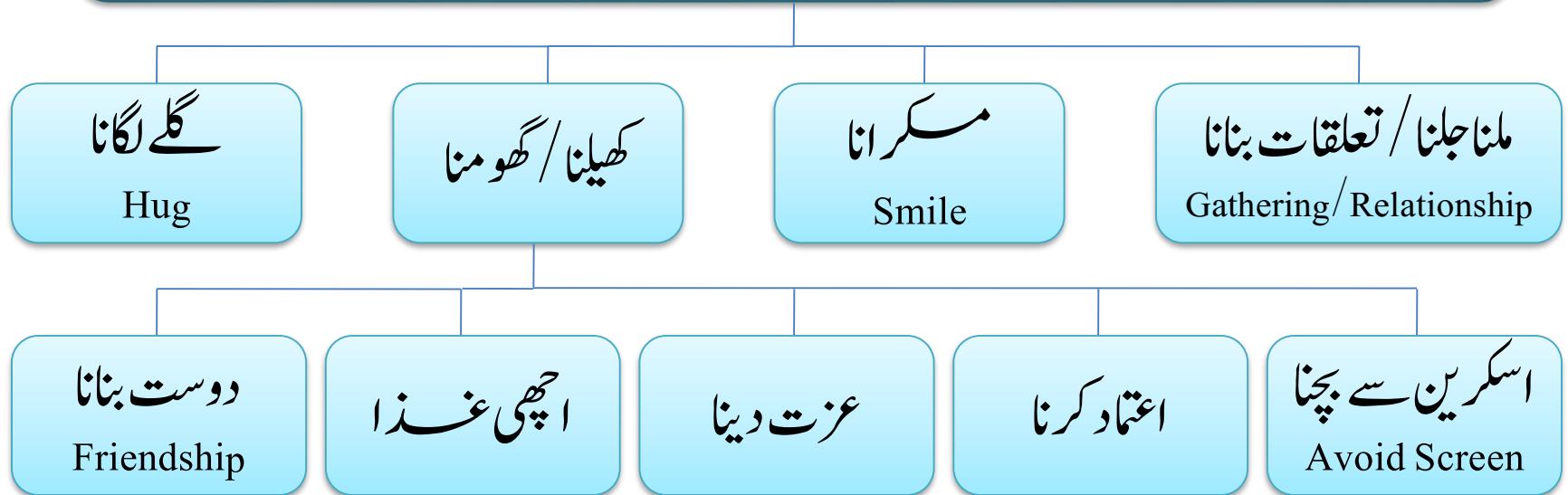
چند چیزیں ہیں جن کے ذریعے والدین اپنے بچوں کے دوستوں کو پہچان سکتے ہیں:

- آپ کے بچے کی زبان و بیان ناپسندیدہ ہوتی جا رہی ہے۔
- آپ کا بچہ محنت سے دور ہو تا جا رہا ہے۔
- آپ کے بچہ نمازو و قرآن کریم کی تلاوت چھوڑ رہا ہے۔
- آپ کے بچے کامز اج خراب اور لڑائی جھگڑے والا ہو تا جا رہا ہے۔
- آپ کے بچے میں کچھ ناپسندیدہ عادتیں آتی جا رہی ہیں۔

اگر یہ سب باتیں ہیں تو سمجھ جائیں کہ دوستوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ذہنی ضرورت Intellectual Need

4



اسکرین سے بچنا Avoid Screen

- اس وقت بچوں کی ذہنی نشوونما کے لیے سب سے نقصان دہ چیز اسکرین ہے۔ چھ مہینے کا بچہ بھی موبائل فون لینے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں دلچسپی محسوس کرتا ہے۔
- اسکرین کا شوق سارے شوق ختم کر دیتا ہے۔
- ختم کر کے Relations Networking شروع ہو جاتی ہے۔ اسکرین کے ذریعے اپنوں سے کٹ کر ساری دنیا سے جڑ جاتا ہے۔

Avoid Screen سکرین سے بچنا

موبائل فون کے کثرت استعمال سے بہت زیادہ نقصانات ہو سکتے ہیں، جیسے:

تو انائی کا ضیاءع

وقت کا ضیاءع

رشتے داروں سے دوری

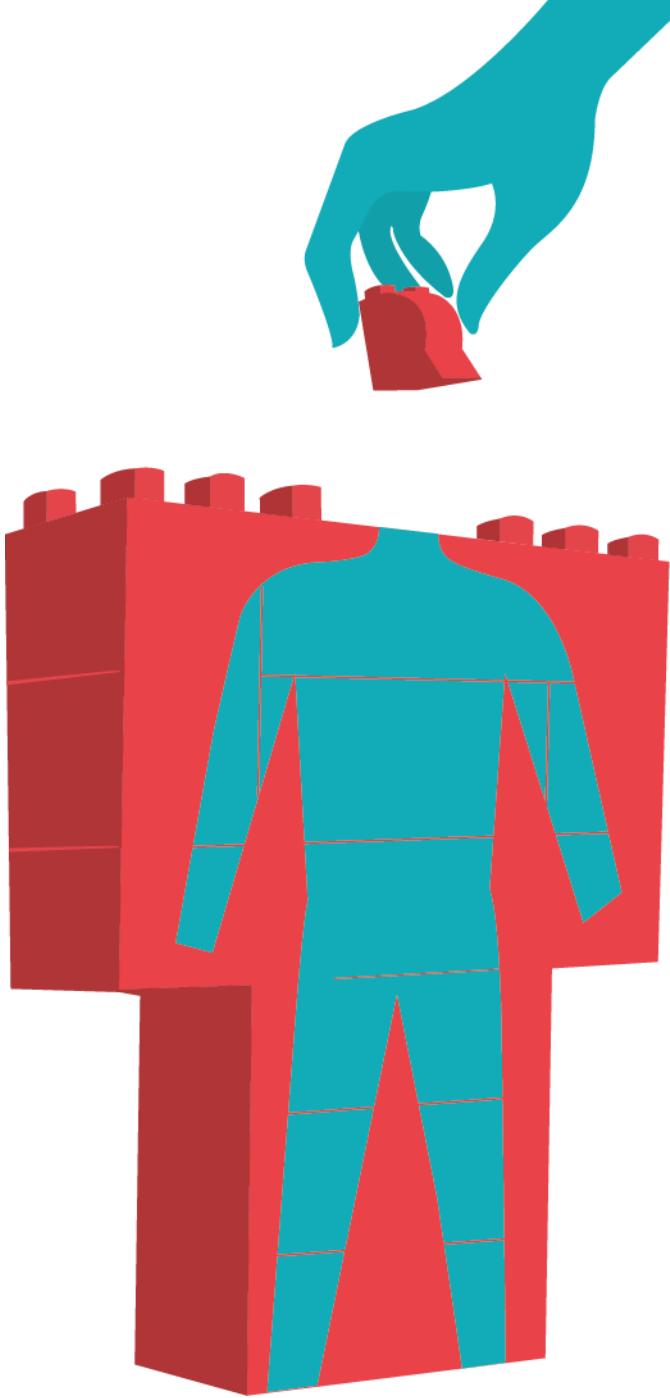
مالی نقصان

ڈیٹا چوری ہونا

پڑھائی کا نقصان

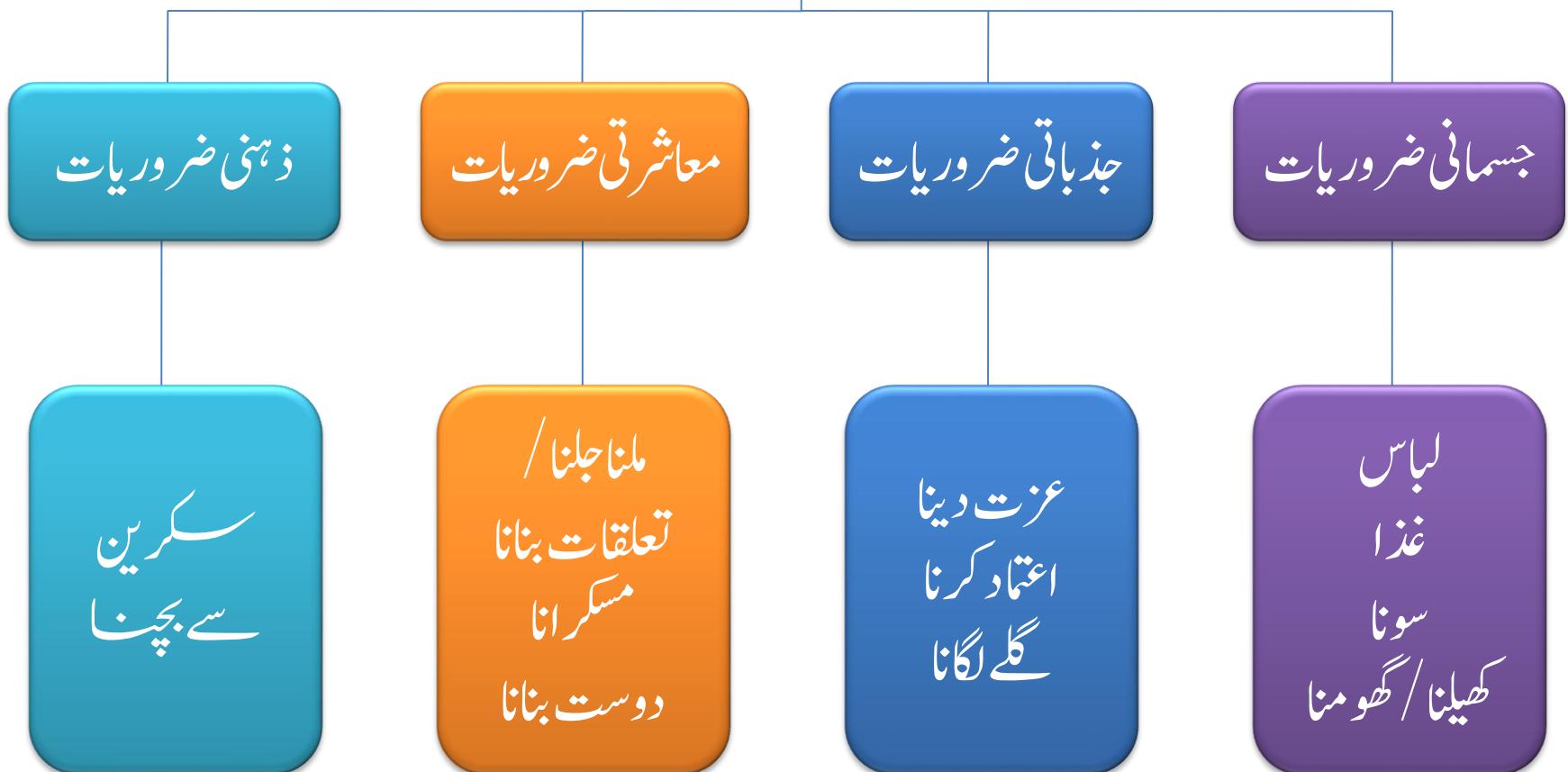
ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کے استعمال سے انسانی جانوں کا نقصان

مختلف بیماریاں جس میں خاص طور پر جلد کا کینسر، بینائی میتاشر ہونا اور دماغی بیماریاں شامل ہیں۔



تعمیر شخصیت کے راہنمایا صول

بچوں کی چار بنیادی ضروریات



بچہ + حوصلہ افزائی = خود اعتمادی

اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

جس بچے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے،

وہ فرمائیں بُردار بن جاتا ہے۔

جس بچے سے شفقت کا معاملہ کیا جاتا ہے،

وہ انصاف پسند ہو جاتا ہے۔

جس بچے سے سچائی کا معاملہ کیا جاتا ہے

جاتا ہے وہ نیک بن جاتا ہے۔

جس بچے کو تنبیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا،

وہ باغی ہو جاتا ہے۔

جس بچے کی ہمیشہ مارپیٹ کی جاتی ہے،

وہ ضدی ہو جاتا ہے۔

جس بچے کی مانگ اصرار رونے کے بعد پوری کی جاتی ہے،

وہ دھوکے باز بن جاتا ہے۔

جس بچے پر بھروسہ نہیں کیا جاتا،

وہ مجرم بن جاتا ہے۔

جس بچے پر شفقت نہیں کی جاتی،

وہ احساسِ مکتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

جس بچے کا مذاق اڑایا جاتا ہے،

وہ نافرمان ہو جاتا ہے۔

جس بچے پر ہر وقت تنقید کی جاتی ہے،

وہ بزدل ہو جاتا ہے۔

جس بچے کو موہوم چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے،

وہ لڑاکا بن جاتا ہے۔

جس بچے پر ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے

وہ نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔

جس بچے پر ہر وقت غصہ کیا جاتا ہے،

چند خاص ہدایات:

تمام والدین سے درخواست ہے کہ اپنی اولاد کے لیے یہ دو دعائیں اہتمام
سے مانگیں۔

حُمَّامٌ

قرآن کریم میں اولاد کے لیے والدین کو یہ دعا سکھائی گئی ہے:

۱

“رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔” (الفرقان: ۷۸)

ترجمہ: ”ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں
کی ٹھنڈک عطا فرم اور ہمیں پرہیز گاروں کا سربراہ بنادے۔“

“رَبِّ أَوْزِعْنِيَّ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيَّ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى
وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضُهُ وَأَصْلِحُ لِي فِي ذُرْيَّتِيْ ۖ إِنِّي
تُبُتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔” (الْحَقَاف: ۱۵)

ترجمہ: "یا رب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے
مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی، اور ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی
ہو جائیں، اور میرے لیے میری اولاد کو بھی صلاحیت دے دیجیے۔ میں آپ کے
حضور توبہ کرتا ہوں، اور میں فرماں برداروں میں شامل ہوں۔"

- جب بچہ بولنا سیکھے تو سب سے پہلے ”اللہ“ بولنا سکھائیں اور اس کو ”کلمہ طیبہ“ یاد کرائیں۔
- ماں باپ اپنے بچوں کو نماز سکھائیں، نماز کے فضائل سمجھائیں اور جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کا حکم کریں نماز پڑھنے پر حوصلہ افزائی کریں اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کریں

○ گناہوں سے خود بھی بچنے کی کوشش کریں اور گناہوں کے آلات سے گھر کو پاک کریں۔

○ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو ہر چیز کا صحیح استعمال بتاتے رہیں اور غلط استعمال کے نقصان سمجھاتے رہیں۔ خصوصاً موبائل اور انٹرنیٹ کے استعمال پر نگرانی رکھیں۔

- لڑکے، لڑکیوں کی عمر دس سال ہو جائے تو ان کے بستر الگ کر دیں۔
- بچوں کو انبیاء علیہم السلام، صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات اور سچے واقعات سنائے کر تربیت کریں۔

چند خاص ہدایات	بچنے کے کام	کرنے کے کام
دودھائیں	متفی انداز گفتگو اختیار کرنا	دعا کرنا
نماز کا حکم	بے جا غصہ کرنا	وقت دینا + گھومنا + کھلینا
فوائد و نقصانات بتا کر کام کروانا	مارپیٹ / ڈانٹ ڈپٹ کرنا	مسکرانا + عزت دینا + گلے لگانا
علماء کرام سے راہ نمائی لینا	طعنہ دینا / چیختنا چلانا	غذا اور سونے کا خیال رکھنا
عملی نمونہ بننا	شک کرنا	10 سال کی عمر سے بستر الگ کرنا
	تذلیل کرنا / تقابل کرنا	تعلق اچھا کرنا

ختم شد